امیدِ کُن

ایشال بلوچ

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or steal

any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

NOVEL HUT

JazakAllah

قسط نمبر1

شیشے کی کھڑکی پر بوندیں تڑ تڑ آنسوں کی صورت برس رہیں تھیں۔ سورج مکمل بادلوں نے چھپا رکھا تھا۔ ایک کونہی میز پر ٹکائے ہاتھ گال پر رکھے وہ غور بارش کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی ماں جو ڈبوں سے سمان نکال نکال کر سیٹ کرہی تھی ایک نظر اس پر ڈالی۔

ایلف کیا دیکھ رہی ہو بیٹا؟۔" اس کی ماں نے مسکرا کر پوچھا۔"

NOVEL HUT

اونہوں۔ ممی سن رہی ہوں میجکیل وائس۔میںنے اس سے پہلے یہ نہیں" سنی۔" اس نے اپنی ماں کو ٹوکا وہ سات سال کی بچی اس وقت اس آواز سے سکون حاصل کررہی تھی۔

اس کی ماں نے آواز کی جانب توجہ دی تو اس کا چہرا سپاٹ ہوگیا۔

خبردار جو اس آواز پر غور کیا کبھی !..یہ آواز ہمارے دشمنوں کی ہے۔" وہ" اس کے ساتھ آکر بیٹھی۔

"بٹ ممی کیوں؟ اتنی اچھی آواز ہے۔ اور ہمارے دشمن کیوں ہیں۔"

اچھا تم نے کھانا کھایا؟۔" وہ اس کو ٹال کر اٹھی۔"

ممی آپ مجھے بتائیں یہ کیوں ہمارے دشمن ہیں؟۔" وہ ضد کرنے لگی۔"

"ابھی تم چھوٹی ہو بڑی ہوگی تو میں تمہیں بتادوں گی۔"

NOVEL HUT

"اور میں بڑی کب ہونگی۔" اس نے دونوں کہنیاں میز پر ٹکا کر اپنے ہاتھوں پر چہرا رکھا۔

اس کی آخری بات پر اس کی ماں مسکرائی۔"

"جب تم بیس سال کی ہوجاؤ گی تب۔"

"مجھے انتظار ہے کے میں کب بڑی ہونگی۔"

" ایلف اٹھو بچے جاکر اپنا ہوم ورک دیکھو۔"

"ممی ابھی نہیں آج میں آپ کی مدد کرواؤں گی۔"

"اچھا تو آؤ یہ برتن کچن میں سیٹ کرتے ہیں۔" اس کی ماں نے مسکرا کر اس کے بال بکھرے جس پر وہ بھی مسکرا دی۔

***

NOVEL HUT

یہ بائیس سال کی لڑکی تھی اس کا تیسرا سمیسٹر تھا یونیورسٹی کا۔ بالوں کا جھوڑا بنائے وائیٹ ٹی شرٹ اور اس پر بلیک پینٹ پیروں میں وائیٹ اسنیکرز جو وہ عام طور پہنتی تھی ہاتھ میں مختلف بینڈز پہنے وہ عام لڑکیوں سے ہٹ کر تھی چہرہ سپاٹ تھا ایک ہاتھ میں موبائل فون تو دوسرے میں کچھ فائلز تھے کندھے پہ ایک چھوٹا سا بیگ تھا وہ اجلت میں کسی کا نمبر ملاتی آگے بڑھ رہی تھی لیکن مقابل کال اٹھانے کے لیے تیار ہی نہیں تھی۔

وہ فون بیگ میں رکھتی کیفے ٹیریا میں آکر بیٹھ گئی، کچھ جھنجھلاتے ہوئے ابھی ہیڈ فون لگانے والی تھی کے ایک آواز اس کے کان سے ٹکرائی، غصے میں ہیڈ فون میز پر رکھ کر وہ دوسری میز کی جانب آئی۔

اوہ ہیلو مسٹر یہ اپنی تبلیغ بند کرو جہاں دیکھو تم لوگ تبلیغ کرنا شروع ہوجاتے" ہو۔" وہ غصے سے لال چہرا لیے کھڑی تھی۔

"یہ کیفے ٹیریا کسی کے باپ کی ملکیت نہیں ! جو میں اپنی مرضی سے کچھ نا سنوں۔" مقابل لڑکے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باپ پر مت جاؤ تمہیں ابھی میرا پتہ نہیں اس لیے اپنی لیمٹس میں رہو۔" اس نے انگلی اٹھاتے ہوئے مقابل کو وارن کیا۔

"مجھے اپنی لیمٹس پتہ ہیں۔ لیکن ! اگر دوبارہ یوں تماشہ کیا تو تم مہران حسرانی کا وہ روپ دیکھوگی جو برداشت کرنا تمہارے بس کی بات نہیں۔" وہ کہتا وہاں سے نکل گیا۔

"دیکھ لوں گی تمہیں۔ تم بھی ابھی ایلف واٹسن کو نہیں جانتے۔" وہ پیچھے سے چلائی اور اپنا لنچ کاپیکٹ لیے خود بھی کیفے ٹیریا سے نکل گئی۔

***

یہ منظر لاڑکانہ کے ایک گاؤں کا ہے۔ صبح کا وقت تھا۔ ایک کمرے کا دروازہ کھلا۔ وہاں سے ایک خوبصورت وجیہ چہرہ نمودار ہوا۔ آنکھیں نیند سے اٹھنے کی وجہ سے سوجھی ہوئیں تھیں۔ رنگت صاف تھی۔ سیاہ ٹی شرٹ اور سیاہ ہی ٹراؤزر پہنے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

فاطمہ۔ عمامہ۔" چائے بنا دو میرے لیے۔ وہ آوازیں دیتا لاونج تک آیا۔ پھر" وہاں ایک صوفے پر بیٹھا۔

اتنے میں کوئی باہر سے اجلت میں دروازہ کھولے اندر داخل ہوا۔ آنے والے کے چہرے پر پریشانی واضح تھی۔

کیا ہوا ہے سجاول۔" عمیر فکرمندی سے اٹھ کھڑا ہوا۔"

"ادا ہاری (ہاری مطلب کسان) آئے ہیں۔ بہت زیادہ زخمی ہیں۔"

تم ایسا کرو بابا کو بتاؤ جا کر میں کپڑے چینج کر کے بنگلے پر آرہا ہوں۔" کیسی" چائے کونسی چائے وہ اپنے لوگوں کے لیے ایسا ہی تھا۔

وقت آگے بڑھا کچھ لمحوں کے بعد یہ منظر تھا بنگلے کا۔ (بنگلہ بیٹھک) دو ہاری زخمی کھڑے تھے۔

کیا ہوا ہے تم لوگوں کو کس نے کیا ہے۔" سوال پوچھنے والا شیراز تھا اس" گاؤں کا سربراہ۔

سائیں ہم تو اپنی زمینوں میں پانی ڈال رہے تھے۔پتہ نہیں کہاں سے بھتار بدر" کے لوگ آگئے اور ہم پر حملہ آوار ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا۔

اچھا منچھی اب انہیں لے جاؤ مرہم پٹی کرواؤ ان کی۔" عمیر نے پہلی بار اس" ساری گفتگو میں حصہ ڈالا۔

NOVEL HUT

منچھی تعبداری سے ہاریوں کو وہاں سے لے گیا۔

بابا یہ دوسرے گاؤں والے کچھ زیادہ ہی سر نہیں اٹھا رہے۔" عمیر نے باپ" کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ ایک درخت کے نیچے وہ دونوں کرسیوں کی چھاؤں میں بیٹھے تھے۔

ہمارہ ان سے تعلق ہے۔ بدر اس لیے کرتا ہے یہ سب کے ہم وہ تعلق توڑ" دیں۔" شیراز نے نرمی سے بیٹے کی جانب دیکھا۔

بابا اس تعلق کو رہنے دیں۔" عمیر نے سر جھکائے کہا۔"

چھوڑ نہیں سکتے عزت کا سوال ہے۔ میں بہت جلد حویلی جاؤنگا۔ بات کرنی" ہوگی پھوپھو جان سے اب۔" شیراز نے سنجیدگی سے کہا۔

عمیر یونہی خاموش رہا۔

***

اگلے دن ایلف دہشتگردوں کے ایک کلپ بنا لائی فرائیڈے پر ان کی کلاسس نہیں ہوا کرتی تھیں سو اسٹوڈنٹس آپس میں ڈسکشن کرتے تھے یاں کوئی کلپ وغیرہ بنا لاتے تھے جس پر بھرپور بحث ہوتی تھی اس وقت ٹی وی اسکرین کے سامنے ایلف کھڑی تھی۔

سو گائیز آج میں ایک ایسی چیز لائی ہوں جو آپ کی معلومات میں اور اضافہ" کرے گی۔ دبلی پتلی باب کٹ بالوں کو کیے وہ عام لڑکیوں سے کچھ ہٹ کر تھی۔

"ہم آج بات کر رہے ہیں دہشتگردوں کے مطابق۔ دہشتگرد کیا؟ ہیں۔ کیسے دکھتے ہیں اور ان لوگوں نے کیا کیا۔ کِیا ہے۔"

پہلی کلپ میں دہشتگردوں کی ڈریسنگ دیکھائی گئی۔ کلپ جب پوری ہوئی تو ایلف دوسری چلانے لگی۔

"ایکسکیوزمی ! میں کچھ کہہ سکتا ہوں؟۔"

اسکرین پر چلتے ایلف کے ہاتھ رکے۔

"شیور۔ کیا نام ہے آپکا۔"

میرا نام مہران حسرانی ہے۔"

آپ کہیں میں سن رہی ہوں مسٹر مہران۔ لفظ چبا چبا کر ادا کیے۔"

NOVEL HUT

میں وہاں آکر کچھ کہنا چاہتا ہوں؟۔" چمکتی بھوری آنکھیں اور ہلکی مسکراہٹ" لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

اوکے آئیں۔" بادل نہ خواستہ اسے اجازت دی"

مہران اب اسکرین کے سامنے تھا۔

سب سے پہلے دہشتگردی کا کوئی مزہب نہیں ہوتا کیونکہ ! وہ کسی مزہب سے" تعلق نہیں رکھتی۔ یہ لباس جو مس ایلف۔ دہشتگردووں.... دہشتگردوں پر خاصہ زور دیا۔ کا لباس کہہ رہی ہیں یہ پاکستانی ٹرڈیشنل لباس ہے، ہر کسی کا اپنا لباس ہوتا ہے عرب کنٹریز میں عرب کا الگ لباس ہوتا ہے جو پاکستان میں ہم "! نہیں پہنتے۔

"ایسے ہی ہندو کا الگ لباس ہے اور کرسچن کا الگ ہوتا ہے۔"

"ایلف کا چہرا سپاٹ ہوا۔ "مسٹر مہران آپ غلط گائیڈ کر رہے ہیں !۔

ایلف بول پڑی۔

مس ایلف اگر میں آپ کے مزہب کے بارے میں کہوں کے آپ کا مزہب"
"دہشتگردی میں ملوث ہے تو آپ کیا کہیں گی؟۔

"مسٹر مہران اب آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔"

سوری ! مس ایلف میں اپنی حد میں ہوں۔ نہ مینے کسی کے مزہب کو غلط کہا۔"
نہ مینے کسی کے لباس پر سوال کیا؟۔" اس نے اپنی بھوری آنکھیں معصومیت
سے پھلائے کہا۔

سبز آنکھوں میں تیش ابھرا۔ "مسٹر مہران ہر کسی کی اپنی رائے ہوتی ہے آپ"
"کسی پر اپنی رائے تھوپ نہیں سکتے۔

مینے کب کسی کی رائے بدلنے کی کوشش کی۔ لیکن میں اپنے مزہب۔ یاں اپنے" کلچر پر کسی کو انگلی اٹھانے نہیں ! دونگا۔" انداز وارن کردہ تھا۔

ایلف نے اپنا بیگ ڈیسک سے اٹھایا جھپٹنے والے انداز سے۔ اس کے ساتھ دو اس کی فرینڈز بھی اٹھیں۔ جو ان کچھ دنوں میں ایلف کی چمچیوں سے مشہور ہوگئیں تھیں۔

"مہران نے مسکرا کر سب کو دیکھا, "تو ہم کہاں پر تھے؟۔

پھر یاد آنے پر بولا۔

ہاں ! پاکستان کے کلچر کے بارے میں۔ میں پچھلے سات سالوں سے یہاں" "ہوں پر پھر بھی میں تم سب کو آج پاکستان کا کلچر بتاؤنگا۔

***

ایلف غصے کی انتہا پر تھی استنبول یونیورسٹی کی درو دیوار ہلانے والا غصہ،
پتھریلی روش پر تیز تیز چلتی ہوئی کیفے ٹیریا پہنچی۔

کرسی کھینچ کر بیٹھی اور بیگ اچھالنے کی صورت میں میز پر رکھا

ایلف یار کیا؟ ہوگیا ہے اتنا غصہ۔" یہ مونیکا تھی اس کی چمچی نمبر ون۔"

اسنے مجھ سے۔ مجھ سے دو دفا پنگا لیا ہے سمجھتا کیا ہے خود کو؟۔" ایلف نے"
دل کے مقام پر انگلی رکھ کر کہا۔

دیکھو ایلف تم نے بھی تو اس کے مزہب اور کلچر کو غلط ! کہا۔ یہ مریم تھی"
جو ایلف کو سہی غلط پر ٹوکتی تھی۔

ہاں تو کتنے لوگوں کا انہونے خون بھایا ہے۔" اس نے جیکٹ کی آستینوں کو"
اوپر کیا۔

دہشتگردی کا کوئی مزہب نہیں ہوتا ایلف دیکھا جائے تو ہمارے مزہب میں"

"بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں۔

ایلف نے خون خوار نظروں سے اس کو دیکھا۔

اچھا میں جارہی ہوں۔" مریم اٹھ کھڑی ہوئی۔"

دوبارا اپنی شکل نہ دکھانا۔" ایلف نے لال بھبھوچہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔"

ایلف یار اب ایسا تو نہ کرو۔" مریم میکانکی انداز میں منمنائ۔"

اچھا ! فلحال مجھے اکیلا چھوڑو تم دونو۔" ایلف نے اپنا فون بیگ سے نکالتے"

ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

کیفے ٹیریا میں اس وقت رش بہت کم تھا۔ کچھ طلبہ آج یونیورسٹی نہیں آئے تھے۔ تو کچھ کلاسز میں تھے۔ کچھ لائبریری میں تھے مریم بھی لائبریری کی طرف بڑھ گئی۔

مہران" یونیورسٹی سے واپس پیدل جارہا تھا۔ بھوری لیدر کی جیکٹ کی جیبوں" میں ہاتھ ڈالے وہ سر جھکائے چل رہا تھا آج اس کا کام پر جانے کا کوئی ارادہ نہیں ! تھا بارش کی بوندا باندی نے سڑک کو نم کیا ہوا تھا۔ سڑک کنارے بنے کھوہ خانوں سے کھوے کی خوشبو آرہی تھی وہ رکا اور ایک کھوہ خانے کا دروازہ عبور کرتا اندر آیا دروازہ وا کرتے ہوئے اس کے نتھنوں سے کھوے کی خوشبو ٹکرائی۔

احمت اسے دیکھ کر مسکرایا۔ کیا بات ہے آج میرے غریب خانے کی یاد "کیسے آئی۔؟

اس کی بات پر مہران مسکرایا بھوری آنکھوں میں شرارت ناچی

سر کھجائے وہ آگے آیا ایک پیالی کہوہ بناؤ میرے لیے

بے فکر رہو ہم ترک مہمانوں کو بغیر کھلائے پلائے نہیں چھوڑتے۔" اب کام"

"کی بات بتاؤ۔

میں تمہاری بھلائی میں آیا ہوں ! باہر سے دیکھا تو دل دھل گیا کے میرے"

دوست کا کہوہ خانہ ویران ہو گیا ہے۔ کچھ ہیلپ ہی کردوں۔" مہران نے

ڈرامائی انداز اپنایا۔

اپنی آنکھیں ڈاکٹر کو دیکھاؤ۔ باہر کلوزڈ کا بورڈ لگا ہوا ہے۔" احمت نے کہوہ"

پیالی میں ڈالتے ہوئے کہا۔

اور یہ سب کس خوشی میں ہے۔" اس نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔"

NOVEL HUT

میرا سُسر آرہا ہے۔" احمت نے کہوہ اس کو پیش کیا اور خود کی پیالی لیکر ساتھ" والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ باہر بارش اب تیز ہو گئی تھی۔

کون؟ وہ موٹا بزنس مین۔" اس نے شرارت سے کہا۔"

اور کتنے سُسر ہیں! میرے۔" احمت نے دانت کچکچا کر اس کو کہا۔"

اب مجھے کیا پتہ میں ٹھرا معصوم۔ کیا پتہ ایک آدھ چھپا رکھا ہو۔" مہران نے" معصومیت سے آنکھیں جھپکائیں، جیسے وہ دنیا جہاں میں ایک عدد معصوم انسان ہو۔

اللہ اللہ۔ یہ کس؟ معصوم کی بات ہو رہی ہے! ہر روز تو تمہارہ یونیورسٹی میں" پنگا ہوتا ہے۔" احمت نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

NOVEL HUT

"اب یہ تو میری معصومیت کا حصہ ہے۔" اس نے کھوے کی خالی پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اللہ کی پناہ ایسی معصومیت سے۔" بس احمت نے کانوں کو ہاتھ نہیں لگایا باقی انداز ویسا ہی تھا۔

"تمام۔ اب چلتا ہوں۔ میرا کوئی موڈ نہیں تمہارے اس گولو مولو سُسر کو دیکھنے کا۔" مہران اٹھ کھڑا ہوا ساتھ اپنی موبائل فون بھی اٹھائی جو اس وقت چارج پر رکھی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں۔" احمت نے اس کو کہا۔

***

NOVEL HUT

ایلف دروازہ بند کرتی دبے پاؤں اندر آئی کیچڑ سے بھرے اسنیکرز رینک میں رکھے اور ننگے پاؤں آگے بڑھ آئی۔ کچن خالی تھا۔ وہ تیز رفتار آگے بڑھنے لگی۔

ایلف کہاں؟ تھی یونیورسٹی کا وقت ختم ہوئے بہت گھنٹے بیت چکے ہیں کہاں" "تھی تم۔

ممی ! میں کوئی چھوٹی بچی ہوں کیا مریم اور مونیکا کے ساتھ تھی۔" اسنے خفگی" سے کہا۔

NOVEL HUT

وہ بات نہیں بیٹا بس میرا دل گھبرانے لگتا ہے اکیلے تمہارے ڈیڈ بھی وہاں" اتنے بزی ہوتے ہیں کے کال ہی نہیں کرتے۔" اب کے صوفیہ نرم پڑی۔

ایلف کو اپنی بات پر شرمندگی ہوئی وہ فوراً سے صوفیہ کے گلے لگی۔ "سوری" "ممی تھک گئی آج اس لیے بس دماغ گھوما ہوا ہے۔

تو ماں کو جھڑکو۔" صوفیہ نے نراضگی سے اسے پرے کیا۔"

اچھا نہ سوری ممی آئیندہ نہیں ہوگا۔ کھانے میں کیا ہے۔" وہ صوفیہ سے الگ"
ہوتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی۔

ہاتھ منہ دھو کر آؤ لے آرہی ہوں کھانا۔" صوفیہ اس کو کہہ کر پلٹ گئی۔"

***

NOVEL HUT

مہران گھر میں داخل ہوا جوتے نفاست سے رینک میں رکھے اور سلیپر پیروں"
میں اڑسے۔ وہ اندر کی جانب آیا لاونج کھالی تھا اس کا مطلب تھا گھر میں کوئی
نہیں تھا ورنہ اس وقت سب لاؤنج میں ہوا کرتے تھے وہ اٹھا اس کا رخ اب
لکڑی کی بنی سیڑھیوں کی طرف تھا۔ وہ بنا چاپ کے سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا۔

اس کے قدموں کی چاپ نہیں ہوا کرتی تھی۔ سیڑھیاں ختم ہوتے ہی ایک کمرے کا دروازہ تھا وہ دروازہ وا کرتے ہوئے اندر آیا نفاست سے سیٹ کیا یہ چھوٹا سا بیڈ روم بہت ہی سکون دہ تھا وہ بیگ اپنی مخصوص جگہ پر رکھ کر واشروم میں چلا گیا۔ کچھ ہی پل وہ ڈرسینگ ٹیبل کے پاس کھڑا بال برش کر رہا تھا ایک نظر خود پر ڈال کر وہ باہر نکلا، کچھ شک نہیں تھا کے وہ بلا کا وجیہہ شخصیت کا مالک تھا۔

لکڑی کی سیڑھیاں اتر کر اب اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔ کچن میں پہنچ کر سب سے پہلے ڈسپنسری سے نارمل پانی لیا اور وہیں کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ پانی پی کر گلاس واپس اسی جگہ رکھا اور فرج پر لگا اسٹکی نوٹ اٹھا کر پڑھا۔

کھانا بنا کر آون میں رکھا ہے گرم کر کے کھا لینا ہمیں دیر ہو جائیگی ہم عبید بھائی)" "(کے گھر ڈنر پر آئے ہیں

مہران نوٹ واپس رکھتا مسکرایا یہ مامی کی نوٹ رکھنے والی عادت وہ بھی اُردو میں اسے بہت پسند تھی۔

آون آن کر دیا اور ساتھ کافی میکر اٹھایا۔ پانچ منٹ بعد کھانا نکال کر ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھا ساتھ کافی کا مگ بھی تھا۔

کھانا کھا کر وہ جب فارغ ہوا تو باہر دروازہ کھلنے کی آواز آئی اس کا مطلب گھر کے باقی کے افراد واپس آگئے تھے۔ وہ برتن سمیٹتا کچن کی طرف گیا برتن رکھ کر جب وہ واپس آیا تو تینوں افراد لاؤنج میں تھے۔

کھانا کھا لیا مہران۔" حفصہ نے پوچھا۔"

جی مامی ابھی ہی کھایا ہے۔" وہ جواب دیتا نعمان صاحب کے ساتھ بیٹھ گیا۔"

بھائی ابھی آپ کے کتنے سمیسٹر رہتے ہیں۔" نینا نے موبائل سائیڈ پر رکھتے" ہوئے کہا ایسے جیسے بڑا ہی کوئی ضروری کام ہو۔

باقی لاسٹ ہے۔اس نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔"

بس پھر ابھی آپ کی منگنی کرتے ہیں۔" اس نے سکون سے کہا۔"

ایکسکیوزمی ! یہ کس کی منگنی کی بات ہورہی۔مہران نے تیوری چڑھا کر اسے" دیکھا۔

NOVEL HUT

"آآپ کی۔"

مامی آپ نے بتایا نہیں نینا کی نئی جاب کے بارے میں۔" اس کی بھوری" آنکھوں میں شرارت تھی۔

کونسی جاب۔" نینا نے آبرو اچکائیں یہ اس کی پرانی عادت تھی۔"

"یہ رشتہ کرانے والی۔"

بابا دیکھیں کیسے میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔ نینا روہانسی ہوگئی۔"

کیوں بھئ ہماری شہزادی کو تنگ کررہے ہو مہران۔" نعمان نے موبائل سے" نظر ہٹا کر کہا۔

ماموں خود ہی تو آئے دن میرے پیچھے ہوتی ہے۔ بھائی اس سے شادی کر لیں" "اُس سے کریں۔ نہیں کرنی مجھے ابھی شادی۔

ہاں ہم نے تو آپ کو کنوارہ بیٹھا کر رکھنا ہے ساری عمر۔ اور آج سے میں آپ" کی کافی نہیں بناؤں گی۔" نینا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"عمر دیکھی ہے اپنی پندرہ سال کی عمر میں دادیوں والے کام کررہی ہو۔"

آپ بس شادی کریں اکیلی بور ہوتی ہوں میں۔" معصومیت سے کہا۔"

NOVEL HUT

اور یہ جو پورا ترکی دوست بنایا ہوا ہے وہ کیا ہے۔" مہران نے اسے فوراً ٹوکا۔ "

وہ تو باہر ہوتے ہیں نہ گھر میں تو نہیں۔" اس نے بیچارہ سا منہ بنا کر کہا۔ "

ابھی میں پڑھ رہا ہوں سو تمہاری بڑی کرم نوازی ہوگی میرے لیے رشتے"

(ڈھونڈھنے بند کرو۔" (بس ہاتھ جوڑنے کی کثر رہ گئی تھی

اچھا نینا جاؤ باہر دیکھو کون آیا ہے۔"بیل بجنے پر حفصہ نے کہا۔ "

نینا اٹھ کر دروازے کی طرف گئی۔ امی میں زینت کے ساتھ جا رہی ہوں"

واک پر۔" نینا نے وہاں سے ہی ہانک لگائی اور ڈھڑام سے دروازہ بند کرتی باہر نکل گئی۔

مہران ! مجھے تم سے بات کرنی تھی کچھ۔" نعمان نے موبائل فون سائیڈ پر" رکھتے ہوئے کہا۔

جی ماموں میں سن رہا ہوں۔" مہران انکی جانب متوجہ ہوا۔"

دیکھو۔مجھے غلط نہ سمجھنا آپا بہت یاد کرتی ہیں تمہیں ایک دفا ملکر آؤ۔" نعمان کو"

اپنی بات کرنی مشکل لگ رہی تھی کیونکہ مقابل مہران تھا تھا۔

ماموں" وہ جب بولا تو آواز بے حد گھمبیر تھی۔"

میں پاکستان نہیں! جاؤں گا، آپ کو پتہ ہے مجھے وہاں سے کتنے زخم ملے"

ہیں۔" مہران کی آنکھیں سرخ تھیں وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی جانب بڑھ

گیا تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔

کیوں؟ اس کے زخم اڈھیڑتے ہیں اب پتہ نہیں کہاں گیا ہوگا۔" حفضہ بیگم"

نے شوہر کو ٹوکا۔

"آپا کی روز کال آتی ہے وہ بہت یاد کرتی ہیں اسے ایک ماں ہیں وہ۔"

NOVEL HUT

حفضہ بھی چپ ہو گئیں۔

***

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

NOVEL HUT

Enjoy reading !

اس وقت مہران حسرانی کی ذات سو ٹکڑوں میں بٹ چکی تھی۔ جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ شدید ذہنی انتشار کا شکار تھا۔ ("اماں آپ بابا سے بات کریں پلیز وہ چاچا سے بات کریں گے چاچا مان جائیں گے")اس نے آنکھیں میچی۔

(بابا میں چور نہیں۔"

جھوٹ مت بولو ذلیل انسان۔ سکندر کی کرختی آواز گونجی نکل جاؤ میرے گھر" "سے کبھی شکل نہ دیکھانا مجھے اپنی۔

NOVEL HUT

مہران نے سڑک پر پڑے پتھر کو زور سے ٹھوکر ماری۔

یہ رات بھی جیسے ازیت میں گزرنے والی تھی استنبول کی چھوٹی موٹی سڑکوں" پر چلتا وہ کب احمت کے کہوہ خانے تک آیا اسے کچھ پتہ نہ چلا۔ شیشے کا دروازہ

دکھیلاتا وہ اندر آگیا۔ سامنے احمت فون کان سے لگائے منہ پھلائے کھڑا تھا۔ احمت نے اس کی طرف دیکھا۔

اس وقت کہاں؟ سے آئے ہو۔ کہیں پھر سے تو کسی سے پنگا لے نہیں آئے،"
"دیکھو اب میں کچھ نہیں کرونگا تمہارے لیے۔

مہران آگے بڑھا اور احمت کو گریبان سے پکڑ کر دیوار سے لگایا اور مکا تان لیا۔ مہران کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ جب کے احمت اس کو حراساں نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کچھ ٹائم بس کچھ ٹائم اپنی بکواس بند کرو مجھے اس وقت کسی کی بکواس نہیں" سننی۔" ایک جھٹکے سے مہران نے اس کا گریبان چھوڑا اور سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا۔

NOVEL HUT

"کوئی ہوں۔" (punching bag) ہر کوئی مجھ پر اپنا غصہ نکالتا ہے کیا میں

احمت نے اپنا گرا ہوا فون اٹھایا اور بڑبڑاتے ہوئے کافی بنانے چلا گیا۔

***

استنبول کے اس چھوٹے اور خوبصورت کہوہ خانے کو چھوڑ کر ہم آتے ہیں

پاکستان کے شہر کراچی کے ایک چھوٹے سے لیکن خوبصورت سے گھر میں۔

جہاں حوا بنت اشفاق فون کان سے لگائے کسی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی

تھی سامنے اس کی ماں شیریں بیٹھیں تھیں۔

"اب بس کرو حوا! کل سے تم نے کتنے لوگوں کو کالز کر کر کے بتایا ہے۔" حوا

جب فون بند کر کے بیٹھی تو شہوار نے اسے ٹوکا۔

"امی میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوئی ہے میرا دل کررہا ہے
کے میں ساری دنیا کو بتاؤں کے حوا بنت اشفاق ترکی جارہی ہے وہ بھی
پڑھنے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماں کو اکیلے کر کے جارہی ہو اور خوش ہورہی ہو۔" شہوار نے نراضگی سے
کہا۔

"ارے میری پیاری امی جان صرف چھ مہینے کی ہی تو بات ہے میں ملنے بھی
آؤں گی وکیشن میں، اور حذیفہ بھی تو ہے آپ کے پاس۔"

ہاں ہاں تمہاری خالہ لوٹی جو تم لوٹو گی، اور اُس حذیفہ کی تو بات نہ کرو سارا دن
کرکٹ کھیلتا ہے یاں اپنے دوستوں کے پاس ہوتا ہے۔"

NOVEL HUT

امی ملنے تو آتی رہتی ہیں خالہ۔" اور امی یہاں رکھا کیا ہے سب دل جلے رشتے" دار خود تو جلے ہوئے ہیں ساتھ ہمیں بھی گھسیٹتے ہیں۔" حوا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

بری بات حوا۔" شہوار نے مسکراہٹ دبائے اسے ٹوکا۔"

"آہ یہ ہماری معصوم مائیں۔"

امی کبھی اس مسکراہٹ کو بھی آزاد کر لیا کریں یقین کریں بہت اچھی" گزرے گی۔

"چلو جاؤ اب جا کر چائے بنا آؤ، بس باتیں کروا لیا کرو تم سے۔"

اچھا نہ بنا آتی ہوں۔ لیکن کل آپ میرے ساتھ چل رہی ہیں شاپنگ پر۔" حوا" نے اٹھتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

"اچھا بابا ٹھیک ہے چلوں گی ! پہلے تمہاری خالہ سے بات کروں۔"

اچھا ٹھیک ہے۔" حوا کچن کی طرف بڑھ گئی۔"

***

ترکی کے اس شہر میں صبح ہوچکی تھی۔ احمت ناشتے کی ٹرے لیے اپنے کمرے کے اندر آیا۔ کمرہ نفاست سے سیٹ تھا۔ احمت مسکرا کر آگے بڑھ آیا "کچھ تو فائدہ ہوا دوستی کا۔"

"ناشتہ لایا ہوں باہر آؤ۔" احمت نے مہران کو آواز لگائی غالباً جو نہا رہا تھا۔ "

کچھ پل میں مہران اسکے سامنے تھا۔

ارے یار یہ شرٹ میری منگیتر نے گفٹ کی ہے مجھے تمہیں دیکھ لے گئی تو کچا چبا جائیگی مجھے۔"

NOVEL HUT

تو مجھے کیا تم جانو اور تمہاری وہ کیا۔ ہاں منگیتر مجھے یونی جانا ہے اب ہٹو۔""
اس نے ہاتھ کے اشارے سے احمت کو ہٹنے کو کہا۔

"یاررر!۔ مروا دینا ایک دن مجھے تم۔"

اتنا ڈرتے کیوں ہو اس سے۔" مہران نے کف کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے"
کہا۔"

شریف انسان ہوں اپنی منگیتر سے ڈرتا ہوں۔" احمت فوراً سے پہلے اپنے"
دفاع میں آیا۔

چہ-چہ۔ شریف آدمی کتے کی طرح اس کے اشاروں پر چلتے ہو، ابھی بیوی"
نہیں بنی وہ تمہاری۔" مہران نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور کھانے کی ٹرے اپنے
قریب کی۔

NOVEL HUT

سہی کہتی ہے حائمہ۔" احمت بھی اسکے قریب بیٹھا۔"

کیا کہتی ہیں میری سو کالڈ بھابھی !۔" اس نے آبرو ترچھی کر کے پوچھا۔"

یہی کے تم مجھے بھڑکاتے ہو اور کیا۔" احمت نے کہوہ پیالی میں ڈالتے ہوئے" کہا۔

مہران کا قہقہہ بلند ہوا۔" اور تمہیں نہیں ! لگتا وہ دن بہ دن تمہیں پاگل کر رہی" ہے۔" مہران اب تک مسکرا رہا تھا بھوری آنکھیں نمی کی وجہ سے چمک رہیں تھیں۔

ہاں ! کیوں نہیں۔ تم دونوں اوپر سے میرے لیے ایک عذاب کے طور نازل" ہوئے ہو۔ میں پاگل نہیں ہونگا تو اور کیا۔" آخر میں ایک خطرناک گھوری سے نوازتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تو کہتا ہوں ابھی بھی وقت ہے سوچ لو بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے۔"

نہیں پچھتاتا میں تم اپنی فکر کرو کوئی لڑکی دیکھو اور شادی کر لو۔" احمت نے باہر سے کہا۔ اور سیڑھیاں اترتا نیچے چلا گیا۔

"ایک تو ان سب کو میری شادی کی کیوں پڑی ہوئی ہے۔"

مہران آج یونیورسٹی نہیں گیا تھا، وہ ہرٹ تھا بہت زیادہ وہ سیدھا گھر آیا۔" چھوٹی لکڑی کی باڑ لگی ہوئی تھی اور پورے آنگن میں لان اگی ہوئی تھی چھوٹے چھوٹے پودے۔ وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھولتے ہی اسے حفصہ نظر آئی پریشان سا چہرہ لیے۔

کہاں تھے تم اتنی کالز کیں میری ایک کال اٹینڈ نہیں کی سمجھتے کیا ہو خود کو؟""" حفصہ نے غصے سے کہا۔

احمت کے ساتھ تھا۔" اس نے جھک تسمے کھولتے ہوئے کہا۔"

تمہیں اندازہ ہے میں ساری رات کتنا پریشان تھی۔ اپنے بیٹوں کی طرح عزیز" ہو مجھے، اور تم ! ہو ہی سیلفش تمہیں کیا میں مروں یاں جیوں۔" حفصہ رو پڑی۔

تو میں بھی تو آپ کو اپنی ماں سمجھتا ہوں۔" مہران نے کندھے سے پکڑ کر حفصہ" "کو صوفے پر بٹھایا۔

آپ پتہ ہے جب بھی پاکستان کا زکر ہوتا ہے مجھے نئے سرے سے تکلیف" ہوتی۔ مجھے وہاں سے بہت زخم ملے ہیں، جب جب پاکستان کی بات ہوتی ہے جب جب میرے باپ کا زکر ہوتا ہے ان زخموں سے خون رسنے لگتا ہے۔" اس نے اپنی بات ختم کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

تم ! اسے ابھی تک نہیں بھولے۔" عقب سے حفضہ کی آواز آئی۔"

وہ مجھے یاد بھی نہیں لیکن بد قسمتی سے جن لوگوں کو بھولنا چاہتا ہوں وہ لوگ"
میرے خون میں شامل ہیں۔" وہ رکا نہیں اوپر اپنے روم میں چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد۔ حفضہ دو مگ چائے کے ہاتھ میں لیے اس کے کمرے کا دروازہ ناک کرتی اندر آئی۔

مجھے پتہ ہے تمہیں اس وقت چائے چاہیے۔" حفضہ نے ایک مگ اس کی"
جانب بڑھایا۔ جسے مہران نے خاموشی سے تھام لیا۔

مہران ! دیکھو میری بات سننا ہر بار کی طرح تم ٹال نہیں سکتے۔ تم ایک"
"انسان کی وجہ سے دوسروں کو سزا نہیں دے سکتے۔

میں کسی کو سزا نہیں دے رہا۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔"

تم ! سزا دے رہے ہو اپنی ماں کو بہنوں کو جو تمہارے لیے ترس رہی ہیں"

"ایک بار جاکر ملنے میں کیا حرج ہے۔

جب مجھے گھر سے نکالا جارہا تھا تب کسی نے کچھ نہیں کہا۔ جب مجھ پر الزام" لگایا گیا تب سب کو پتہ تھا میں بے قصور ہوں پھر بھی سب خاموش تھے، اب میرا بھی کوئی تعلق نہیں ان سب سے۔ اور اب پلیز میرے زخم نہ ادھیڑے "جائیں پلیز میں تھک چکا ہوں۔

وہ چائے کا مگ لیے کھڑکی کی جانب چلا آیا۔

مہران ! بیٹا۔ ماں کا نعم البدل کوئی چیز نہیں۔ آپا بیمار ہیں ہو سکے تو کال پر" "بات کر لینا، بڑے بیٹے ہو انکے۔

حفضہ جاتے جاتے اسے ایک بار پھر بے چین کر گئی۔ مڑ کر اپنے سیل فون کی جانب دیکھا پھر سر جھٹک کر کمرے سے ہی باہر نکل گیا۔

***

کراچی کی شاپنگ مال میں اس وقت حذیفہ اور حوا ہم قدم چل رہے تھے۔

"ویسے ماسی جی ترکی جا کر مجھے یاد تو کرو گی۔"

حذیفہ کی آنکھوں میں شرارت ناچی۔

یہ۔ ! یہ ماسی کسے کہا۔" حوا ایڑیوں کے بل گھومی۔ آنکھوں میں تیش ابھرا۔"

آپ ! کو کہا۔" حذیفہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائے اسے کہا۔"

NOVEL HUT

خدا کی قسم اب اگر ایک دفا بھی مجھے ماسی کہا تو یں تمہیں یہاں زندہ گاڑ"

"دونگی۔

"اچھا ! تو خالہ کہتا ہوں۔"

"یں تمہیں جان سے ماردونگی۔"

ھا توھان تہ ھڪ سئو ماڻھن کي قتل ڪيو آ۔(ہاں آپ تو سو لوگ قتل کر آئی"

"ہیں)۔

کیا بکواس کی ابھی تم نے۔" حوا اس وقت سندھی کا سبجیکٹ نا پڑھنے پر"

پچھتائی تھی۔

"مان چو ٻڌايان۔ (کیوں بتاؤں یں)۔"

بکو اور بکو گھر جا کر ایسی درگت بناؤنگی کے یاد رکھو گے۔" حوا کچھ اور بھی کہتی" لیکن اسے اپنی مطلوبہ شاپ نظر آئی وہ فوراً آگے بڑھ گئی، پیچھے حذیفہ مسکرایا۔

***

ترکی کا شہر استنبول اس وقت بادلوں سے مکمل ڈھک چکا تھا، یہ فیبوری کی سردی اور اوپر سے یہ بادل موسم ایک دم ٹھنڈا ٹھار ہوگیا تھا اور یہ وہ ٹائم تھا جب ٹورسٹ زیادہ سے زیادہ گھومنے آتے تھے ایلف بھی اس وقت اپنی ایک کزن کے ساتھ استنبول کی ایک مشہور اسٹریٹ میں بیٹھی کافی پی رہی تھی۔

ایلف تم لوگ اس کنٹری میں کیسے رہ رہے ہو مجھے تو حیرت ہوتی ہے انکل" "بھی اب تو یہاں نہیں تم لوگ واپس امریکہ آجاؤ۔

"یہ پہلے تو یہ میں یہاں پڑھ رہی ہوں، دوسرا یہ ملک اب میرے لیے انجان نہیں یہ میرا اپنا مُلک بن چکا ہے یہاں سے مشکل ہوگا کہیں بھی جانا۔"

"اوہو سوئیٹ ہارٹ مینے تو بس ایسے ہی کہا۔"

"اٹس اوکے کوئی بات نہیں۔ تم نے باسفورس برج پر چلنا ہے۔" ایلف نے بات بدل دی۔

"ہاں استنبول میں آکر باسفورس برج پر نہ جاؤں۔"

"اچھا چلو پھر آج تمہیں میں اپنا استنبول دکھاؤں۔" اس کے لہجے میں ترکی کے لیے محبت واضح تھی۔

مہران اس وقت احمت کے کہوہ خانے میں بیٹھا تھا، کہوہ خانے کے کچن میں چھوٹی سی کھڑکی سے باہر کا منظر نظر آرہا سب باتوں میں مگن تھے اس نے وہاں سے نظریں ہٹا کر لیپ ٹاپ پر نظر مرکوز کی۔

کل کیا؟ ہوا تھا تمہیں بلکل جنگلی بن گئے تھے۔" احمت نے برا سا منہ بناتے" ہوئے کہا۔

مہران اس کی بات پر مسکرایا۔"

"کچھ نہیں بس تھوڑا پریشان تھا۔"

"تو پریشان تھے تو شیئر کرتے ایسے مجھے پنچنگ بیگ سمجھ لیا۔"

کچھ باتیں چاہ کر بھی شیئر نہیں کی جا سکتی" مہران نے سر جھکائے کہا۔ اگر جو" کوئی اس کی آنکھوں میں تکلیف دیکھتا تو اسے اور کوئی تکلیف تکلیف نہ لگتی۔

"ہاں سیدھی بات کہو تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں۔"

احمت نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھے کہا۔

مجھے کسی پر بھروسہ نہیں اور تم پر تو رتی برابر نہیں کیا پتہ کل کی ہڈلائینز کی زینت"

بنا لو۔" مہران نے ہاتھ اٹھائے اسے کہا۔

شرم کرو پورے چھ سال ہوگئے ہیں ہماری دوستی کو۔ جب تم اتنے سے تھے"

تو مینے دوستی کی۔" اس نے انگلی اور انگھوٹھے کے درمیان فاصلہ بنا کر

کہا۔

بے شرم انسان پورے سولہ سال کا تھا میں اس وقت۔ اور جو یہ قد بتا رہے"

ہو کچوے کا بچہ بھی اتنا نہ ہو، زلیل پورے پانچ فٹ نو انچ کا تھا اس وقت

"میں۔

NOVEL HUT

مہران نے اب آؤ والی نظروں سے احمت کو دیکھا۔

کچن میں کھڑا ورکر مسکرایا۔ احمت نے ایک زوردار گھوری سے اسے نوازہ۔"

"جاؤ تم جاکر سامنے والی ٹیبل سے آڈر نوٹ کر آؤ۔"

اسے انگلش آتی ہے۔" مہران نے حیرانگی سے کہا۔"

ہاں ہر کوئی تمہاری طرح جاہل ہے کیا۔" احمت منہ پھلائے پلٹ گیا۔"

افف اب اس روٹھی عورت کو کون منائے۔" مہران نے سر کھجایا۔"

احمت !، بھابھی کی کال ہے میرے پاس انہیں کہہ رہا ہوں تم شادی نہیں"

"کرنا چاہتے۔

بکواس بند کرو بدتمیز آدمی دفا ہوجاؤ۔" احمت نے اسٹور سے ہی آواز لگائی۔"

"اچھا ! جارہا ہوں لیکن بھابھی سے ملنے۔"

گھٹیا انسان میں تمہارا گلا دبا دوں گا۔" اسٹور روم سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔"

جارہا ہوں خوامخواہ کنگلے کا نقصان ہورہا ہے" مہران نے اپنا والٹ بائیک کی"

چابی اور گلاسز اٹھائے۔

"اپنا بل بھرتے جانا۔"

"بے فکر رہو وہ تو میں مرتے دم تک نہیں بھروں گا۔"

تم جیسے انسان سے یہی امید تھی۔" احمت نے باہر آتے ہوئے کہا۔"

اچھی بات ہے میرے پیارے دوست۔" مہران نے احمت کا کالر درست"

کرتے ہوئے کہا۔

دور رہو۔" احمت نے خفگی سے اس کے ہاتھ جھٹکے۔"

"کسی دن اتنا دور چلا جاؤنگا احمت یاد کرو گے کے کوئی مہران نام کا دوست بھی تھا۔"

"یہ وقت آنا ہی نہیں تم پہلے مجھے مار کر پھر مرو گے۔" احمت نے ناک چڑاھائے اسے کہا۔

"لعنت ! ہو سارے ایموشنل مونڈ کا بیڑہ غرق کر دیا" مہران کچن کا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا۔

NOVEL HUT

***

یہ کراچی کا ائیرپورٹ تھا جہاں سے حوا بنت اشفاق نے ترکی کی فلائیٹ لینی تھی ایک حذیفہ اسکے ساتھ کھڑا تھا بلکل ایک محافظ کی طرح پاس شہوار کھڑی تھی۔۔۔"

نانی جان پلیز چھ مہینے تو جان چھوٹ رہی ہے جانے دیں انہیں۔ اور ہاں" میرا لیپ ٹاپ لیکر جارہی ہیں خیال رکھنا اس کا۔" حذیفہ کی آنکھوں میں شرارت ناچی سترہ سالہ حذیفہ دیکھنے میں کافی جازب نظر تھا وہ خوبصورت نوجوان تھا ماتھے پہ بکھرے بال آنکھیں ڈارک براؤن تھیں۔

مس یو ٹو حذیفہ مجھے پتہ ہے تم مجھے اور میں تمہیں بہت مس کریں گے۔" حوا" نے آنسوں پیتے ہوئے کہا۔

اوہ ماسی جی رخصتی نہیں آپ کی۔ واپس بھی آنا ہے۔ حذیفہ نے مسکرا کر"

"کہا۔

چل ہٹ کا کے کہیں کے دفا ہو۔" حوا نے حذیفہ کو چپیڑ ماری۔"

"پہلے آپ اپنی فلائیٹ کی جانب جائیں آپ کا خادم پھر دفا ہوگا۔"

پتہ ہے حذیفہ جب جب تم میرے لیے یوں کھڑے ہوتے ہو میں اپنے آپ کو"

بہت معتبر محسوس کرتی ہوں۔ اگر یہاں سب بھائی، بھانجے، بیٹے، اور باپ

"ایسے محافظ بن جائیں تو پاکستان میں شاید کوئی لڑکی دوسری جانب راغب ہو۔

آپی میں آپ کے لیے ہمیشہ یونہی کھڑا ہوں جب جہاں جس وقت آپ کو"

میری ضرورت ہوگی میں آپ کے سامنے ہونگا۔۔ اب جائیں زیادہ اموشنل نہ

"کریں۔

NOVEL HUT

حذیفہ کی آخری بات پر شہوار اور حوا دونوں مسکرادیں اور تبھی انٹرنیشنل"

فلائیٹس کا اعلان ہوا۔

حوا بیگ دکھیلتی آگے بڑھ گئی۔

***

مہران آج اپنی پارٹ ٹائم جاب پر آیا تھا یہ کافی بڑا اور خوبصورت کیفے تھا وہ

کاؤنٹر پر کھڑا معمول کے مطابق آڈرز نوٹ کررہا تھا۔

"اوہ ہیلو مسٹر لیکچرار کیسے ہو، اور تم یہاں پر جاب کرتے ہو۔"

جانی پہچانی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا سامنے مونیکا کھڑی تھی۔ "چمچی۔""

زیر لب بڑبڑایا۔

ہاں آپ کو بھی شاید ضرورت ہے، لیکن سوری یہاں سفارش نہیں چلتی۔""

آخر میں ایک دل جلانے والی مسکراہٹ پاس کی۔

"مجھے تو ضرورت نہیں لیکن تمہیں یہاں دیکھ کر افسوس ہوا۔"

تھینک یو آپ کے افسوس کے لیے، لیکن یہ جگہ ایسی ہے جہاں آپ ایک کافی"

"افورڈ نہیں کر سکتیں سوائے ایک چارے کے۔

کے۔" مونیکا نے تجسّس سے آنکھیں پھیلائیں۔"

کے آپ کے پاس ایک امیر دوست ہو۔" اس نے ایلف کی جانب اشارہ"

کیا۔

مونیکا جل بھن گئی۔

تین کافی" مونیکا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔"

کریڈٹ کارڈیاں کیش۔" مہران کے چہرے پر اب بھی دل جلانے والی"

"مسکراہٹ تھی۔

"کارڈ۔" اس نے کریڈٹ کارڈ نکال کر دیکھایا۔"

اوہ ایلف واٹسن۔" کارڈ پر نام پڑھ کر وہ بڑبڑایا اتنا کے مونیکا سن لے۔"

مونیکا گڑبڑائی۔

گھبرا کیوں رہی ہیں اُس نے اپنی مرضی سے ہی تو دیا ہے۔" مہران نے"

معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے اس وقت۔

"اپنے کام سے کام رکھو۔"

میں اپنے کام سے کام ہی رکھتا ہوں، اگر کوئی میری پرسنل لائف پر اٹیک کرتا" ہے تو پھر تو کام سے باہر آنا پڑتا ہے، میم تھینک یو فار ویزٹ کیفے پر ائے پیسوں پر۔" اس نے تین کافیاں آگے کرتے ہوئے کہا۔

مونیکا کافیاں لیتی دندناتی ہوئی میز کی جانب بڑھ گئی۔

***

یہ منظر استنبول ائیرپورٹ کا تھا، حوا اس وقت اپنے بیگ سے موبائل فون" نکال رہی تھی، گھر اطلاع کرنی تھی خیریت سے پہنچنے کی۔ وائے فائے آن کر کے اس نے وڈیو ریکارڈ میسج حذیفہ کو سینڈ کیا اور آگے بڑھ گئی۔ کچھ فاصلے پر لکھا ہوا تھا جہاں پر مسافر اپنی تصویریں نکال یاں نکلوا Istanbul بڑا سا رہے تھے، وہ آگے بڑھ گئی رسیپشن سے اپنا بیگ لیتی وہ ایگزٹ گیٹ کی طرف

بڑھ گئی۔ یہ بہت بڑا ائیرپورٹ تھا جگہ جگہ برانڈڈ چیزیں پڑیں تھیں، کافی مہنگی تھی۔" اگیزٹ گیٹ پر وہ پہنچی تو اسے اپنے نام کا بورڈ لیے کھڑی نینا نظر آئی ساتھ اسکے حفضہ بھی تھی۔ وہ انکی طرف بڑھ گئی۔

السلام علیکم خالہ کیسی ہیں۔" وہ مسکرا کر انکے گلے لگی۔"

کتنے سالوں بعد دیکھا ہے تمہیں پچھلے سال تم یونیورسٹی ٹرپ پر گئی تھی۔""

حفضہ نے اس سے الگ ہو کر پیار سے اس کے ہاتھ تھام لیے۔

آپ کو کس نے بتایا کے میں آج آرہی ہوں۔" حوا نینا سے ملکر پھر حفضہ کی" طرف پلٹی۔

تم نے کیا سمجھا تھا کے یوں چوروں کی طرح آؤ گی اور مجھے پتہ نہیں چلے گا۔"

"اب چلو گھر چل کر آرام کرو اور فریش ہو۔

NOVEL HUT

سوری خالہ آج نہیں چل سکتی، لاسٹ ڈے ہے مجھے جانا ہے پھر ویک اینڈ"
"ہوگا تو چکر لگاؤں گی۔

اچھا چلو میں ڈراپ کرتی ہوں پھر ویک اینڈ پر بتانا میں لینے آجاؤنگی۔" حفضہ"
اسے شانوں سے پکڑ کر نرمی سے کہا آنکھوں میں بے پناہ محبت تھی۔

انشاءاللہ خالہ ضرور، اب چلیں مجھے فارم فل کروانا ہے۔ ورنہ بہت لیٹ"
"ہوجاؤنگی۔

وہ لوگ ائیرپورٹ سے نکل کر سیدھا حوا کی یونیورسٹی گئے۔

اوہ مائی گاڈ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا بھائی بھی یہاں پڑھتے ہیں۔" نینا خوشی"
سے بولی۔

اچھا مجھے نہیں پتہ تھا۔" حوا نے نینا کی بات کے جواب میں کہا۔"

نینا بیٹا دیر ہو رہی ہے اب چلیں۔" حفصہ نے وہاں سے ہی آواز لگائی۔"

آئی امی۔" حفصہ کو جواب دے کر وہ حوا کی جانب پلٹی۔ "اور ہاں اب نو
"بھانا آپ کو ہمارے گھر آنا ہے اس ویک اینڈ پر اوکے۔

ہاں ضرور پھر ہم باہر بھی جائیں گے مجھے کچھ چیزیں لینی ہیں۔ اور موبائل"
"فون بھی ایکٹیویٹ کروانا ہے۔

اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا پھر ملتے ہیں۔" نینا ہاتھ ہلاتی ہاسٹل کے گیٹ سے"
"نکل گئی۔

"حوا کچھ ٹائم کھڑی رہی پھر پلٹ کر اپنے ڈروم کی جانب چلی گئی۔"

***

NOVEL HUT

مہران کیفے کے بعد گھر آیا تو گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا، وہ آکر لاؤنج کے صوفے پر ڈھ سا گیا۔ اس کی آنکھ لگ گئی جب آنکھ کھولی تو حفضہ کو اپنے اوپر چادر ڈالتے ہوئے پایا، پھر چادر ہٹا کر اٹھ بیٹھا۔ "آپ کس ٹائم آئیں مامی !۔"

"جب تم تھکے ہارے سو رہے تھے۔ آخر کیوں کرتے ہو جاب، ماموں سے لے لیا کرو۔ یاں مجھ سے لیکن نہیں تمہاری تو آنا کو ٹھیس پہنچتی ہے۔" حفضہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مامی ! بس مجھے اچھا لگتا ہے اپنے پیسے کمانا۔" اس نے مسکرا کر کہا وہ کم مسکراتا تھا۔ لیکن جب مسکراتا تھا تو بہت اچھا لگتا تھا۔

پاس سے نینا گنگناتی ہوئی گزری۔

"اسے کیا ہوا ہے۔" مہران نے اچھنبے سے نینا کی پشت دیکھتے ہوئے کہا۔

"حوا سے ملکر آئی ہے جبھی اتنی خوش ہے۔"

اچھا۔" اس نے صرف اچھا پر ہی اتفاق کیا گہرائی میں جانے کی اسے عادت" نہیں تھی۔

چلو میں کھانا لگاتی ہوں منہ ہاتھ دھو کر آؤ اور نینا کو بلاتے آنا۔" حفصہ اٹھ" کھڑی ہوئی۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں آپ کھائیں میں ابھی روم میں جارہا ہوں سونے۔"

ٹھیک ہے جاؤ نیند پوری کرو اپنی۔" حفصہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔"

وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا موبائل فون اٹھاتا وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے" میں پہنچ کر سائیڈ لیمپ جلایا باقی ساری لائیٹس آف کردیں، گھڑی اور موبائل فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر خود اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گیا۔ نیند تھی کے کوسوں دور

موبائل فون اٹھا کر وائی فائے آن کیا۔ ابھی وہ اپنا انسٹاگرام چیک کر رہا تھا کے شانزے کی کال آنے لگی، کچھ ٹائم وہ یونہی اسکرین دیکھتا رہا پھر کال پک کر لی۔

"کیسے ہیں بھائی۔" خوشی سے چہچہاتی آواز ایسے لگ رہا پھر جیسے وہ مہران کی کال پک کرنے پر بہت خوش ہو۔

"ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔" آواز میں نرمی تھی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں، آپ کی پڑھائی کیسی جارہی ہے پڑھ لکھ کر اچھی جاب کرنا بھائی، پھر گھر لینا میں آپ کے پاس آؤں گی۔"

مہران اس کی بات پر مسکرایا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔" آواز میں خفگی ابھری۔

NOVEL HUT

ایسے۔" ہی اور تم بتاؤ تمہاری پڑھائی کیسی جارہی ہے۔" مہران نے بات" بدل ڈالی۔

میرے اگزامز ہوچکے ہیں، اب فائنل رزلٹ کا انتظار ہے۔ اور ہاں بھائی آج" میرو کا برتھڈے ہے۔ آپ نے اُسے لازمی وش کرنا ہے چھوٹا بھائی ہے "ہمارا۔

"کتنے سال کا ہوگیا ہے اب۔"

"اٹھارہ سال کا لمبو ہوگیا ہے آپی سے بھی زیادہ قد ہوگیا ہے اسکا۔"

اسکی بات پر مہران مسکرایا۔ شانزے یونہی اسے مسکرانے پر مجبور کردیتی تھی۔

***

NOVEL HUT

رات کا نا جانے کون سا پہر تھا ان پتلی گلیوں میں ایک دوسرے کے پیچھے دو ہیولے بھاگ رہے تھے ایک کی رفتار تیز تھی جو آگے بھاگ رہا تھا ایک کی رفتار سست پڑتی جارہی تھی اتنی کے اب دوسرا ہیولہ اسکے بلکل قریب آگیا اور گردن سے دبوچ کر اسے پتلی گلی کی دیوار سے لگایا۔ گلی سنسان تھی بس آوارہ کتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

مینے کہا تھا بھاگنا مت کیوں کتوں والی موت چنی اپنے لیے۔" اب دوسرے" ہیولے نے اڑسا ہوا پسٹل نکالا۔ اور سیدھا اسکی پیشانی پر رکھا۔

میرا قصور کیا ہے۔" پہلے والے ہیولے نے خشک ہوتے گلے کے ساتھ" پوچھا۔

دوسرا ہیولہ ہنسا عجیب شیطانی مسکراہٹ تھی۔ یاں یوں کہیں کے شیطان بھی جھرجھری لیتا اگر اسکی مسکراہٹ دیکھتا۔

قصور بتائے نہیں جاتے سزا دی جاتی ہے۔" ٹریگر دبا دیا۔ وہ آدمی لڑھک کر" گرگیا۔ وہ نیچے جھکا منہ پر سیاہ سرجیکل ماسک پہنا ہوا تھا اور پیشانی پر بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں ان آنکھوں کا کلر واضع نہیں تھا کیونکہ مقابل کی آنکھوں میں حقارت واضع تھی۔ اسنے کلوز پہنے ہاتھ کی انگلی خون میں دبوئی اور لکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔(mk) مردہ وجود کے قریب باریک

رات اپنی سیاہی کے ساتھ اختتام پر پہنچی صبح کی روشنی نے ہر زی روح کو زندگی دی۔

مہران لاونج میں بیٹھا اپنی کافی جلدی جلدی ہلق میں انڈیل رہا تھا یونی کے لیے وہ بہت لیٹ ہوگیا تھا۔

آرام سے پیو بیٹا کیوں ہلق جلا رہے ہو اپنا۔" نعمان صحاب سے اسکی جلدی" برداشت نہیں ہوئی۔

"مجھے کچھ نہیں ہوتا ماموں بہت دھیٹ ہوں۔"

"ہاں بھائی یہ جوانی ایسی ہی ہوتی ہے نیڈر بے خوف۔"

مہران مسکرایا۔

سامنے ٹی وی پر چلتی خبر پر انکی مسکراہٹ ڈھلکی۔

۔" مہران نے پر سوچ انداز میں کہا۔mk آخر کون ہے یہ"

NOVEL HUT

"لکھا ملا ہے۔بیٹا mk اب تک تین لوگ قتل ہو چکے ہیں اور تینوں کے ساتھ
احتیاط کیا کرو تم بھی دیر کو نا آیا کرو۔ ہمارے ہی علاقے میں ہوا ہے یہ واقعہ۔
"نعمان صاحب فکر مند تھے۔

"کیوں کر رہا ہے یہ ایسا۔ پچھلہ واقعہ ہمارے ہی اسٹریٹ میں ہوا تھا ماموں۔"

"ہاں محمر کا بیٹا قتل کیا گیا تھا بلکل ایسے ہی طریقے سے۔"

"تو ماموں قاتل یہیں کہیں ہے۔"

"تم چھوڑو جہاں کہیں بھی قاتل ہو پولیس اسے ڈھونڈ لے گی۔"

پتہ نہیں یہاں کی پولیس اتنی سست کیوں ہو گئی ہے۔ ایک قاتل نہیں مل رہا"
انہیں۔ مہران نے اچھنبے سے کہا۔

"اللہ کرے مل جائے ورنہ یہ سیریل کلر بڑی تباہی لے آئیگا۔"

اچھا ماموں میں تیار ہونے جارہا ہوں آج لیٹ ہوگیا ہوں۔" مہران نے کپ"
میز پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا جاؤ لیکن واپسی جلدی ہو۔"

"مہران انکی فکرمندی پر مسکرایا۔ "واپسی پر احمت کی طرف جاؤنگا۔"

"میں تمہارے دوست سے بڑا تنگ ہوں جب دیکھو احمت کی طرف۔"

ماموں شریف بندہ ہے بچارہ آپ کیوں ٹینشن لیتے ہیں۔" مہران نے سیڑھیوں"
"کے پہلے زینے پر رک کر انہیں جواب دیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔

"جاری ہے۔"

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram here.

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram : ishaal baloch